سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 5 ایس سی آر

نجم فراغی عرف نجم فاروقی

بنام

ریاست مغربی بنگال

18 نومبر 1997

(ایم۔ایم پنچھی اور ایم۔سری نواسن، جسٹسز)

تعزیرات ہند، 860- دفعہ 302- قتل کے ملزم نے اپنی بیوی کو آگ لگا دی- بیان نزعی ریکارڈ کیا گیا- شوہر پر الزام لگاتے ہوئے بیان نزعی- متوفی کی ذہنی حالت کافی اچھی ہے- تشریح الجسہ رپورٹ میں موت کو قتل کی نوعیت قرار دیا گیا ہے- جرم اور سزا کو جائز قرار دیا گیا ہے۔

انڈین ایویڈنس ایکٹ، 1872: دفعہ 32- بیان نزعی- نزاعی بیان دینے کے بعد متوفی بیس دن سے زیادہ دن تک زندہ رہا- ماضی میں دیے گئے بیان کی صداقت، بیان نزعی اپنی اہمیت کھو نہیں دیتا اگر وہ شخص توقع سے زیادہ عرصے تک زندہ رہتا ہے۔

درخواست گزار کو تعزیرات ہند 1860 کی دفعہ 302 کے تحت جرم کے لئے قصوروار ٹھہرایا گیا تھا اور اسے عمر قید اور 5,000 روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی تھی۔

استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ درخواست گزار نے اپنی بیوی پر مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی۔ انہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا جہاں ان کے بیانات ریکارڈ کیے گئے تھے، ایک سب انسپکٹر پولیس اور دوسرا مجسٹریٹ کے ذریعے۔ دونوں بیانات میں متوفی نے اپنے شوہر پر اسے آگ لگانے کا الزام لگایا تھا۔ ٹرائل

کورٹ اور ہائی کورٹ دونوں نے ان کے بیانات اور پوسٹ مارٹم ممتحن کے ثبوتوں پر بھروسہ کرتے ہوئے اس نتیجے پر پہنچے کہ موت قتل تھی۔لہٰذا موجودہ اپیل۔

درخواست گزار کی دلیل یہ تھی کہ سب انسپکٹر آف پولیس اور مجسٹریٹ کے ذریعے ریکارڈ کیے گئے دو بیانات کو موت سے پہلے کا بیان نہیں مانا جاسکتا کیونکہ اس کے بعد متوفی بیس دن یا اس سے زیادہ وقت تک زندہ رہا۔ یہ بھی دلیل دی گئی تھی کہ پہلے معاملے میں دفعہ 306 آئی پی سی کے تحت معاملہ درج کیا گیا تھا۔ جب الزامات طے کیے گئے تھے تو یہ آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت تھا۔گواہوں سے پوچھ گچھ کے بعد عدالت نے آئی پی سی کی دفعہ 306 کے تحت ایک متبادل الزام عائد کیا۔اس طرح استغاثہ الجھن میں تھا کہ آیا اپیل کنندہ آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت قصوروار تھا یا آئی پی سی کی دفعہ 306 کے تحت۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے،اس عدالت نے

منعقد۔1.1 : موت خودکشی نہیں ہوسکتی تھی اور یہ قتل کے سوا کچھ نہیں تھا۔مندرجہ ذیل عدالتوں نے اپیل کنندہ کو آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت جرم کے لئے قصوروار ٹھہرایا اور اسے عمر قید کی سزا سنائی۔ [151-ڈی-ای؛152-بی]

.1.2۔ محض یہ حقیقت کہ مقدمہ ابتدائی طور پر دفعہ 306 آئی ایف سی کے تحت درج کیا گیا تھا اور بعد میں گواہوں سے پوچھ گچھ کے بعد اسی دفعہ کے تحت ایک متبادل الزام عائد کیا گیا تھا،اس سے درج ذیل عدالتوں کی کارروائی یا نتیجہ خراب نہیں ہوگا۔ پوسٹ مارٹم ایگزامنر نے کہا ہے کہ موت خودکشی کی موت نہیں بلکہ خودکشی کی نوعیت کی تھی۔مذکورہ رائے کو بدنام کرنے کے لئے جرح میں کچھ بھی حاصل نہیں کیا جاسکا۔دونوں عدالتوں نے اس کے ثبوت وں کو قبول کیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ یہ معاملہ آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت آتا ہے۔لہٰذا مختلف نقطہ نظر اپنانے کا کوئی جواز نہیں ہے۔(151-سی-ای؛152-بی)

2.1۔ اگر شخص توقع سے زیادہ عرصے تک زندہ رہتا ہے تو موت کا اعلان اپنی اہمیت نہیں کھوتا ہے۔لہٰذا اس دلیل میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ مرنے والا موت کا اعلان کرنے کے بعد طویل عرصے تک

زندہ رہا اور اس لیے ان بیانات کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ثبوت ایکٹ کی دفعہ 32 کی شرط کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب کوئی شخص اپنی موت کی توقع کر رہا ہو تو وہ جھوٹ میں ملوث نہیں ہوگا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص توقع سے زیادہ عرصے تک زندہ رہتا ہے تو اس طرح کا بیان اپنی اہمیت کھو دیتا ہے۔ (152-ایف-ایچ)

.2.2 ۔ اگر ریکارڈ پر ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ بیانات سچ نہیں تھے یا اگر ریکارڈ پر موجود دیگر شواہد بیانات کے مندرجات کی تصدیق کرتے ہیں تو عدالت یقینی طور پر اسے قبول کر سکتی ہے اور اس پر کارروائی کر سکتی ہے۔ اس معاملے میں دونوں عدالتوں نے ریکارڈ پر موجود تمام شواہد پر تبادلہ خیال کیا ہے اور پایا ہے کہ موت سے پہلے دو بیانات قابل قبول ہیں۔ ریکارڈ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ متوفی کی ذہنی حالت مجسٹریٹ کو بیان دینے کے لئے کافی اچھی تھی۔ (153-اے-بی)

کنچے مومورما بنام ریاست آندھرا پردیش، (1995) درخواست 4 ایس سی سی 118 کا حوالہ دیا گیا۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : فوجداری اپیل نمبر 68 آف 1992۔

کلکتہ ہائی کورٹ کے 20.8.91 کے فیصلے اور حکم سے 1987 کے سی آر ایل اے نمبر 286 میں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اومادتہ۔

ڈی کے سنہا برائے ایم/ ایس مدعا علیہ کے لئے سنہا اور داس۔

عدالت کا فیصلہ کس نے سنایا

سری نواسن، جسٹس ۔درخواست گزار مندرجہ ذیل عدالتوں کے مشترکہ فیصلوں کو چیلنج کر رہا ہے جس میں اسے دفعہ 302 آئی پی سی کے تحت جرم کے لئے قصوروار ٹھہرایا گیا تھا اور عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی ۔انہیں پانچ ہزار روپے جرمانہ بھی ادا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے ۔

2۔ 29.6.85 کی رات درخواست گزار نے پیچھے سے اپنی بیوی کے سر پر مٹی کا تیل چھڑک کر ماچس کی چھڑی جلا کر اسے آگ لگا دی ۔اسے 30.6.85 کو رات 1.00 بجے کے قریب اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ان کی موت کی وجہ کے بارے میں ان کا بیان پی ڈبلیو18 ،سب انسپکٹر آف پولیس نے 1.7.85 کو ریکارڈ کیا۔ایک اور بیان جسے ایکسٹریکٹ 5 کے طور پر نشان زد کیا گیا تھا، 11.7.85 کو ایک مجسٹریٹ پی ڈبلیو 12 نے ریکارڈ کیا، جسے ہائی کورٹ کے حکم پر اسپتال بھیجا گیا تھا۔دونوں بیانات میں اس نے کہا تھا کہ اس کا شوہر 29.6.85 کی درمیانی رات کو نشے کی حالت میں گھر آیا اور اس پر شدید حملہ کیا۔ اسے کمرے سے باہر نکال دیا گیا لیکن چونکہ اس کے دو بچے اندر سو رہے تھے اس لئے وہ واپس کمرے میں چلی گئی ۔پھر اس نے پیچھے سے مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی ۔اس کے والدین کو بھیج دیا گیا اور اس کے والد اسے اسپتال لے گئے ۔اس طرح دونوں بیانات میں اس نے اپنے شوہر پر الزام لگایا تھا کہ اس نے مٹی کا تیل چھڑکنے کے بعد اسے آگ لگا دی تھی ۔مندرجہ ذیل عدالتوں نے ان دو بیانات اور پوسٹ مارٹم ایگزامنر کے ثبوتوں پر بھی بھروسہ کیا کہ جلنے کے زخم ایسے تھے کہ وہ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ موت قتل تھی ۔ مندرجہ ذیل عدالتوں نے بھی معاملے کے تمام حالات کا حوالہ دیا ہے اور اس دفاع کو مسترد کر دیا ہے کہ اپیل کنندہ کی بیوی نے خودکشی کی ہے یا اگر جرم کو دفعہ 306 آئی پی سی کے تحت سمجھا جانا چاہئے نہ کہ 302 آئی پی سی کے تحت ۔

3۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل مندرجہ ذیل حالات پر انحصار کرتے ہیں:

(i) پی ڈبلیو 9 کے ایکسٹرکٹ اے میں درج کیس ہسٹری میں متوفی کو اسپتال میں داخل ہوتے ہی ایک سینئر ہاوس سرجن نے بتایا کہ متوفی نے خودکشی کی کوشش میں اپنے شخص پر مٹی کا تیل چھڑک کر خود کو جلانے کی کوشش کی ۔

(ii) متوفی کے والد (پی ڈبلیو 1) نے 30.6.85 کو پولیس کو ایک خط لکھا جسے ایف آئی آر سمجھا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ انہیں یقین تھا کہ ان کے داماد نے ان کی بیٹی کو خودکشی کے لئے اکسایا تھا۔

(iii) پی ڈبلیو 7 نے کہا ہے کہ متوفی واقعہ کے فوراً بعد معمول کے مطابق بول رہی تھی اور اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے خود کو آگ لگا لی تھی۔

(iv) سب انسپکٹر آف پولیس اور مجسٹریٹ کے ذریعہ درج کئے گئے دو بیانات کو بالترتیب ایکسٹریکٹ 6 اور 5 کے طور پر نشان زد کیا گیا ہے اور انہیں موت سے پہلے کا بیان نہیں سمجھا جا سکتا ہے اور انہیں کوئی وزن نہیں دیا جا سکتا ہے کیونکہ متوفی 20 دن اور اس سے زیادہ عرصے تک 31.7.85 تک زندہ رہا۔

(v) جوڈیشل مجسٹریٹ جس نے اقتباس 5 میں بیان ریکارڈ کیا تھا اس نے متوفی کی ذہنی حالت کا پتہ نہیں لگایا تھا اور اس لئے اس کا بیان کاپچی مورا ما بمقابلہ ریاست آندھرا پردیش، [1995] کے فیصلے کے پیش نظر قابل اعتماد نہیں ہے۔

(vi) پہلی دفعہ 306 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ جب الزام طے کیا گیا تو یہ دفعہ 302 آئی پی سی کے تحت تھا، 9 گواہوں سے پوچھ گچھ کے بعد، عدالت کے پریزائیڈنگ افسر نے دفعہ 306 آئی پی سی کے تحت ایک متبادل الزام طے کیا۔ ملزمین نے نظر ثانی میں متبادل الزام طے کرنے کے حکم کے خلاف ہائی کورٹ کا رخ کیا لیکن اسے خارج کر دیا گیا۔ اس طرح استغاثہ اس الجھن میں تھا کہ آیا اپیل کنندہ دفعہ 302 آئی پی سی کے تحت قصوروار تھا یا 306 آئی پی سی کے تحت۔

مذکورہ بالا تمام حالات پر دونوں عدالتوں نے تفصیل سے غور کیا ہے اور یہ پایا گیا ہے کہ دفاع کی طرف سے پیش کردہ دلائل میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ ریکارڈ کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ موت خودکشی نہیں ہو سکتی تھی اور یہ قتل کے سوا کچھ نہیں تھا۔ پی ڈبلیو 10 پوسٹ مارٹم ایگزامنر نے مندرجہ ذیل بیان کیا ہے:

”میرے خیال میں موت اینٹی- پورٹم جلنے کی وجہ سے ہوئی تھی۔میری رائے میں شامل مقامات اور علاقوں کی وسعت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ جلانا اپنی نوعیت کا تھا۔

جلنے کی چوٹ موت کا سبب بن سکتی ہے جو حادثاتی، خودکشی یا قتل کا سبب بن سکتی ہے۔میں نے موت کا سبب بننے والے زخموں کو قتل پایا۔لاش کی جانچ پڑتال کے دوران بیان کردہ مقامات زیادہ تر متاثرہ کے ناقابل رسائی حصوں پر تھے، علاقے بہت وسیع تھے۔لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ موت کی نوعیت قتل عام تھی۔

چوٹ نمبر 1، 3، 4، 5، 6، 7 جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے، مضمون کے جسم کے پچھلے حصے پر ناقابل رسائی حصہ تھا۔یہ چوٹیں بھی بہت وسیع تھیں۔ان زخموں سے میرا خیال ہے کہ موت ان زخموں کی وجہ سے ہونے والی موت کی نوعیت تھی جو جلنے کے زخم تھے۔جسم کے تنے کے سامنے کی طرف مجھے کوئی چوٹ نہیں ملی۔اس کے چہرے کے بارے میں مجھے بالکل سامنے کی طرف چوٹیں نہیں ملیں۔

میرے ذریعے ایسی کوئی چوٹ نہیں دیکھی گئی جو مجھے یہ سمجھنے پر مجبور کرسکے کہ یہ خودکشی کی موت تھی۔

اس میں کچھ بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا تھا: ان کی مذکورہ رائے کو بدنام کرنے کے لئے جرح۔دونوں عدالتوں نے ان کے ثبوت وں کو قبول کیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ یہ معاملہ دفعہ 302 آئی پی سی کے تحت آتا ہے۔ہمیں مختلف نقطہ نظر اپنانے کا کوئی جواز نظر نہیں آتا۔

5۔ مندرجہ ذیل عدالتوں نے اس صورتحال کا بھی حوالہ دیا ہے کہ ملزم جو جائے وقوعہ پر موجود تھا اس نے آگ بجھانے اور اپنی بیوی کو بچانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ان کا کیس کہ انہوں نے ایسا کیا اور اس عمل کے دوران انہیں جلنے کے زخم آئے، صحیح طور پر منفی قرار دیا گیا ہے۔ریکارڈ پر موجود شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے خود کو کچھ چوٹیں پہنچانے کی اناڑی کوشش کی ہے تاکہ عدالت کو یقین دلایا جاسکے کہ اس نے آگ بجھانے کی کوشش کی تھی۔

6۔ ہسپتال میں ایکسٹرکٹ اے میں درج کیس کی ہسٹری متوفی کی جانب سے دی گئی ثابت نہیں ہوئی ہے۔مندرجہ ذیل عدالتوں نے اس کی کوئی قدر کرنے سے بجا طور پر انکار کر دیا ہے۔

7۔ متوفی کے والد کے پاس ایف آئی آر کے وقت ضروری معلومات نہیں تھیں کیونکہ جب وہ اسے اسپتال لے گئے تو ان کی بیٹی بولنے کی حالت میں نہیں تھی۔

8۔ پی ڈبلیو 7 کے ثبوت پر بھی ذیل کی عدالتوں نے مناسب تناظر میں غور کیا ہے۔درخواست گزار کی اس دلیل کی تائید کرنے کے لئے ریکارڈ پر کچھ بھی نہیں ہے کہ متوفی کو اس کے والدین نے اس کے شوہر کے خلاف بیان دینے کے لئے سکھایا تھا جب اس نے بیان نزعی دیا تھا۔مندرجہ ذیل عدالتیں اس کیس کو مسترد کرنے میں صحیح ہیں۔

9۔ اس دلیل میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ درخواست گزار کی بیوی بیان نزعی دینے کے بہت عرصے بعد فوت ہوگئی تھی اور اس لئے ان بیانات کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔یہ دلیل ثبوت ایکٹ کی دفعہ ۳۲ میں واضح شق کو نظر انداز کرتی ہے۔ذیلی دفعہ (1) کے دوسرے پیرا گراف میں کہا گیا ہے : "اس طرح کے بیانات اس بات سے متعلق ہیں کہ جس شخص نے یہ بیان دیے تھے وہ موت کی امید میں تھے یا نہیں، اور اس کارروائی کی نوعیت جو بھی ہو جس میں اس کی موت کی وجہ پر سوال اٹھتا ہے" اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جب کوئی شخص اپنی موت کی توقع کر رہا ہوتا ہے تو وہ ایسا نہیں کرے گا۔جھوٹ میں ملوث ہیں۔لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص توقع سے زیادہ عرصے تک زندہ رہتا ہے تو اس طرح کا بیان اپنی اہمیت کھو دیتا ہے۔اس سوال پر ہر معاملے میں حقائق اور حالات پر غور کرنا پڑتا ہے۔اگر ریکارڈ پر ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ بیان سچ نہیں ہو سکتا تھا یا اگر ریکارڈ پر موجود دیگر ثبوت بیانات کے مندرجات کی تصدیق کرتے ہیں تو عدالت یقینی طور پر اسے قبول کر سکتی ہے اور اس پر کارروائی کر سکتی ہے۔موجودہ کیس میں دونوں عدالتوں نے ریکارڈ پر موجود تمام شواہد پر تبادلہ خیال کیا ہے اور پایا ہے کہ سابق 5 اور 6 میں شامل دو موت سے پہلے دیئے گئے بیانات قابل قبول ہیں۔

ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ متوفی کی ذہنی حالت مجسٹریٹ کو بیان دینے کے لئے کافی اچھی تھی۔

11۔ محض یہ حقیقت کہ مقدمہ ابتدائی طور پر دفعہ 306 آئی پی سی کے تحت درج کیا گیا تھا اور بعد میں 9 گواہوں سے پوچھ گچھ کے بعد اسی دفعہ کے تحت ایک متبادل الزام عائد کیا گیا تھا، اس سے درج ذیل عدالتوں کی کارروائی یا نتائج میں خلل نہیں پڑے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت الزام شک سے بالاتر ثابت ہوا ہے۔

12۔ ہم نے ریکارڈ کا جائزہ لیا ہے۔ ہم خود کو ذیل میں عدالتوں کے فیصلوں سے متفق پاتے ہیں۔ لہذا اپیل خارج کی جاتی ہے۔

ایس وی کے آئی

اپیل خارج کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this document